Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:- الفضل لاہور — ٹیلیفون ۴۷۹۶

خطبہ نمبر ۲۵

الفضل

روزنامہ

لاہور

شرح چندہ
سالانہ چندہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”
فی پرچہ

یوم پنجشنبہ ۱۴ شوال سنہ ۱۳۷۰ ھ

جلد ۵/۳۹ — ۱۹ وفا ۱۳۳۰ ش — ۱۹ جولائی ۱۹۵۱ء — نمبر ۱۶۶

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

اے پاک اخلاق اور پاک ناموں والے۔ کیا تو ہمیں اپنی نعمتوں سے محروم رکھے گا۔ تو وہ ہے جس کی محبت میرے دل کی گہرائیوں میں بیٹھ گئی ہے۔ تو وہ ہے کہ گویا میری جان کی جان ہے تو وہ ہی کہ اس کی طرف میرا دل کشاں کشاں جاتا ہے تو وہ ہے کہ میری دلبری کیلئے کھڑا ہے۔ تو وہ ہی جس کی برکت محبت اور مہربانی سے الہام اور القاء الٰہی سے میں نے تائید پائی۔

(آئینہ کمالات اسلام ...)

ہندوستانی کابینہ سے دو وزیر مستعفی

نئی دہلی ۸ / جولائی۔ ہندوستان کی حکومت کے رکن مواصلات مسٹر رفیع احمد قدوائی اور وزیر بحالیات و آبادکاری نے حکومت اور کانگرس سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی نے کہا۔ ملک کے آئندہ انتخابات کے لئے کانگرس نے جو پروگرام تیار کیا ہے۔ انہیں اس سے اختلاف ہے۔ اور اس سلسلہ میں ان کا فیصلہ اٹل ہے۔ آپ نے اس امکان کا اظہار کیا ہے۔ کہ یوپی کی وزارت سے کچھ ارکان مستعفی ہو جائیں گے۔

آسٹریلیا کی طرف سے ہندوستان و پاکستان کو موجودہ کشیدگی دور کرانے کیلئے مصالحت کی پیشکش

سڈنی ۱۸ / جولائی:- آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر مینزز نے ہندوستان اور پاکستان کے وزرائے اعظم کے نام پیغامات ارسال کئے ہیں۔ جن میں دونوں ملکوں میں موجودہ کشیدگی کو دور کرانے کے لئے مصالحت کی پیشکش کی گئی ہے۔ مسٹر مینزز نے کل ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ اُن کی حکومت کو کشمیر کے متعلق آخری معلومات حاصل کر کے سخت تشویش ہوئی ہے۔

پنڈت نہرو کے جواب پر غور

کراچی ۱۸ / جولائی۔ آج پاکستانی کابینہ دیر تک پنڈت نہرو کے اس جواب پر غور کرتی رہی۔ جو انہوں نے پاکستانی سرحدوں پر ہندوستانی فوجوں کے بارے میں خان لیاقت علی خان کے احتجاجی تار کے جواب میں بھیجا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس میں جہاں بعض فوجوں کے دفاعی مقاصد کیلئے بھیجنے کا اعتراف ہے۔ یہ وضاحت کی گئی ہے۔ کہ ہندوستان پاکستان کے خلاف کسی قسم کے جارحانہ اقدامات نہیں رکھتا۔

وزارت خارجہ امریکہ کی تشویش

واشنگٹن ۸ / جولائی:- امریکی شعبہ تجارت و امور خارجہ نے ہندوستان و پاکستان میں موجودہ ابتری پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ محکمہ خارجہ نے ایک اعلان میں کہا ہے کہ محکمہ سرکاری ذرائع سے حالات کا انتظار کر رہا ہے نیز امریکی محکمہ تجارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر امریکہ کو معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کا برآمد کردہ تانبہ ہندوستان پاکستان کے خلاف کسی طرح جنگ کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ تو تانبے کی برآمد بہت کم کر دی جائے گی۔

ایورل ہیری من کی مصروفیات

طہران ۸ / جولائی۔ صدر ٹرومین کے ذاتی نمائندہ مسٹر ایورل ہیری من آج ایرانی پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے سپیکر سے ملاقات کر رہے تھے کل آپ ایرانی وزیر خارجہ سے ملے تھے۔ تیل کی صنعت کو قومی ملکیت میں لینے والے آئل بورڈ کے سیکرٹری مسٹر حسین مکی نے ڈاکٹر مصدق کی وساطت سے مسٹر ایورل ہیری من کو آبادان میں آ کر تیل صاف کرنے والے کارخانوں کا ملاحظہ کرنے کی دعوت دی ہے۔ آپ کا کہنا ہے کہ ان کا ملاحظہ کرنے سے آپ پر بخوبی واضح ہو جائیگا کہ کسی اقتصادی ذبوں حالی سے تنگ آ کر اہل ایران نے اپنی اس صنعت کو قومی ملکیت میں لینے کا فیصلہ کیا ہے۔

مولانا آزاد کراچی میں!

کراچی ۸ / جولائی:- آج ہندوستان کے وزیر تعلیم مولانا ابو الکلام آزاد طہران سے یہاں پہنچے۔ ہوائی اڈہ پر ایک سوال کے جواب میں آپ نے بتایا۔ کہ انہوں نے ابھی خان لیاقت علی خان کا بیان نہیں پڑھا۔ کشمیر کے متعلق مزید سوالات کا جواب دینے سے آپ نے انکار کر دیا۔

ہندو مشرقی بنگال دھڑا دھڑ آ رہے ہیں!

ڈھاکہ ۸ / جولائی:- مشرقی بنگال کو واپس آنے والے ہندوؤں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ گذشتہ دو دنوں کے اندر ۱۱۳۰۰ سے زائد ہندو واپس آئے اور ۸۵۴۳ مغربی بنگال گئے۔ اسی طرح ہندوستان سے مسلمان مہاجرین کی آمد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ انہیں دو دنوں میں ۹۰۰۰ سے زائد مسلمان مہاجرین آئے۔ اور ۲۹۰۰ مغربی بنگال گئے۔

آزاد کشمیر میں تجرباتی فارم

مظفر آباد ۸ / جولائی:- آزاد کشمیر کے محکمہ زراعت کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ آزاد کشمیر میں جدید ترین سائنٹیفک سامان سے آراستہ تجرباتی فارم قائم کئے جانے والے ہیں۔ یہ فارم اہم مراکز میں قائم کئے جائیں گے۔ جہاں مختلف قسم کی زمین اور موسمی حالات میں فصلوں کے بیج کے متعلق سائنسی تحقیق کا کام کیا جائیگا۔ محکمہ زراعت نے اس سلسلہ میں ایک مفصل اسکیم مرتب کر لی ہے۔ (اسٹار)

پگڑی لینے والوں کو انتباہ

لاہور ۱۸ / جولائی:- حکومت پنجاب کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے۔ حکومت پگڑی لینے کو متروکہ جائیدادوں کے انتقال کو ناجائز تصور کرتی ہے۔ اور تسلیم نہیں کرتی۔ لہذا کوئی شخص جو پگڑی سسٹم کی بنا پر کسی متروکہ جائیداد پر قابض ہو چکا ہو۔ اسے ناجائز قابض تصور کرتے ہوئے اس کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے گی۔

پیر الٰہی بخش کی اپیل منظور

کراچی ۱۸ / جولائی۔ سندھ کے چیف کورٹ نے سندھ کے سابق وزیر اعظم پیر الٰہی بخش کو انتخابات میں رائے دینے اور مجلس قانون ساز کا رکن بن سکنے کے سلسلے میں اپیل منظور کر لی ہے۔

یاد رہے آپ پر دس سال کے لئے رائے دے سکنے اور مجلس قانون ساز کا رکن بننے کی پابندی لگا دی گئی تھی۔

ایجنڈے کی دو بڑی باتوں پر اتفاق

ٹوکیو ۱۸ / جولائی:- آج کیسانگ کانفرنس میں ایجنڈے کے دو بڑے امور پر اتفاق ہو گیا ہے۔ آج کا اجلاس ۳ گھنٹے تک جاری رہا۔ اقوام متحدہ کے سینئر نمائندے نے ایجنڈے کی عبارت سے متعلق کمیونسٹوں کی تجویز منظور کر لی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ بات چیت نہایت اطمینان بخش طریق سے ہو رہی ہے۔ ابھی ایک اور بڑا اہم مسئلہ باقی رہ گیا ہے۔

نزدیک و دور سے

لیک سکسیس ۸ / جولائی:- سلامتی کونسل نے اردن کی شکایت کونسل کے ارکان کو بھیجدی ہے۔ اس شکایت میں کہا گیا۔ کہ یہودیوں نے بارڈر اردن کا رخ بدل لیا ہے۔

—— **پیکن** ۱۸ / جولائی:- پیکن ریڈیو نے الزام لگایا گیا ہے۔ کہ اگر اقوام متحدہ کی فوجوں نے شمالی کوریا میں اپنی جنگی کارروائیاں اسی طرح جاری رکھیں۔ تو کمیونسٹ فوجیں انہیں سخت نقصان پہنچائیں گی —— اعلان میں کہا گیا ہے۔ ایک طرف تو صلح کانفرنس شروع ہے۔ اور دوسری طرف جنرل رجوے اور وین فوج کے کمانڈر جو فوجوں کی قیادت کر رہے ہیں۔

—— **حیدر آباد سندھ** ۱۸ / جولائی:- آج راولپنڈی کے مقدمہ سازش کی سماعت کے سلسلہ میں ۵ ویں ملزم محمد حسین عطاء کو خاص عدالت کے روبرو پیش کیا گیا۔ آپ کو ۲۴ تاریخ تک جوڈیشل حوالات میں رکھا جائے گا۔ جس کے بعد تمام ملزموں کے خلاف سماعت پھر شروع ہو گی۔

—— **ڈھاکہ** ۱۸ / جولائی:- بہار کے قحط زدہ ہندو مزدوروں کی مشرقی بنگال میں آمد کا سلسلہ دن بدن زور پکڑتا جا رہا ہے۔ حکومت ان بے بس مزدوروں کو کام پر لگانے کی کوشش کر رہی ہے۔

—— **پشاور** ۱۸ / جولائی:- حکومت کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ پشاور کے ضلع میں ٹڈیوں کی مصیبت پر قابو پا لیا گیا ہے۔

—— **لندن** ۱۸ / جولائی:- معلوم ہوا ہے کہ تیل کی کمی کو پورا کرنے کے لئے برطانوی کمپنیوں نے امریکی ذرائع سے تیل خریدنا شروع کر دیا ہے۔

—— **بیروت** ۱۸ / جولائی:- سابق لبنانی وزیر اعظم ریاض الصلح کا جنازہ آج سرکاری طور پر اٹھایا گیا۔ دو دن ہوئے آپ عمان میں قتل کیا گیا تھا۔

—— **واشنگٹن** ۱۸ / جولائی:- مسٹر ظفر اللہ انتظام نے کہا ہے کہ جنرل اسمبلی کا آئندہ اجلاس ہونے تک کوریا سے متعلقہ سیاسی مسئلوں پر عمل نہ کیا جائے یہ اجلاس ۶ / نومبر کو پیرس میں ہو گا۔

روزنامہ الفضل ــــــ لاہور
۱۹ جولائی ۱۹۵۱ء

توہین

پچھلے دنوں بھارت میں ایک نہیں بلکہ کئی ایسی کتابیں تصنیف ہو چکی ہیں۔ جن میں اسلام اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ پر داغ لگانے کی کوشش کی گئی ہے ۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ ہندوؤں کی کوئی نئی اپج نہیں ہے بلکہ تقسیم سے پہلے بھی ہندوؤں خاص کر آریوں نے اس قسم کا بہت گندا چھپا لٹریچر۔ پنڈت دیا نند کے نام پر جو ستیارتھ پرکاش کا چودھواں باب شائع ہوتا ہے۔ وہ کچھ کم دلآزار نہیں اور پھر لیکھرام کی بدزبانیاں تو زبان زد خلائق ہیں۔ ہندوؤں بلکہ آریوں میں بھی احراری ذہنیت کے لوگ بہت ہیں جو پادریوں کے تتبع میں دوسرے پیشوایان مذاہب کو گالیاں دینا ہی اپنے مذہب کی تبلیغ سمجھتے ہیں

"دشواتہاس کی روپ ریکھا" کا مصنف بھی اسی ذہنیت کا انسان ہے۔ اور اس نے جس بداخلاقی کا اظہار کیا ہے۔ وہ نہایت ہی قابل نفرت ہے۔ اس لئے بھی کہ یہ کتاب تعلیمی کورس میں شامل تھی۔ جو اب ممنوع قرار دے دی گئی ہے۔ تقریباً اسی نام کی ایک اور کتاب بھی شائع ہو چکی ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ یہ کس کو معلوم ہے کہ ایسی کتنی کتابیں شائع ہو ہو کر ہند میں پڑھی جاتی ہیں۔ ایسی صورت میں ہندوستان کے مسلمانوں کا اور خود پاکستان کے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ہندوؤں میں اسلام کی صحیح تعلیم پھیلانے کی کوشش کریں۔ اور ان کو اسلام کا وہ دلآویز نظارہ دکھائیں۔ جو کبھی دنیا دیکھ چکی ہے۔

افسوس ہے کہ آج مسلمانوں میں اکثر تبلیغی جماعتیں کہلانے والی وہ ہیں۔ جو بجائے اسلام کو پُرامن اور دلآویز فطرتی مذہب ثابت کرنے کے الٹا اس کو دنیا کے سامنے بھیانک بنا کر پیش کر رہی ہیں۔ ذرا غور کرنا چاہیئے کہ احراری جو دھاندلی مچا رہے ہیں۔ یا مودودی صاحب جو فرما رہے ہیں کہ اسلامی جماعت کو پہلے تلوار سے قبضہ راتی کر کے پھر تبلیغ کی تخم ریزی کرنا چاہیئے ایسی باتوں کی موجودگی میں مسلمان کس طرح دنیا کو اسلام کا صحیح اور پاک چہرہ دکھا سکتے ہیں۔

بے شک "دشواتہاس کی روپ ریکھا" نہایت گندی کتاب ہے۔ ہمیں جس قدر ہو سکے۔ اس کے خلاف احتجاج کرنا چاہیئے۔ مگر یہ بھی تو دیکھنا چاہیئے کہ خود ہمارے ملک میں بعض جماعتیں کیا اسلامی اخلاق پیش کر رہی ہیں ؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ کلام

اسی کی یاد کو دل میں چھپائے پھرتے ہیں

زمیں کا بوجھ وہ سر پر اُٹھائے پھرتے ہیں
اِک آگ سینہ میں اپنے دبائے پھرتے ہیں

وہ جس نے ہم کو کیا برسرِ جہاں رُسوا
اسی کی یاد کو دِل میں چُھپائے پھرتے ہیں

وہ پھول ہونٹوں سے انکے جھڑے تھے جو اک بار
انہی کو سینہ سے اپنے لگائے پھرتے ہیں

ہماری جان تو ہاتھوں میں اس کے ہے لٹّو
جدھر بھی جب بھی۔ وہ اس کو پھرائے پھرتے ہیں

وہ دیکھ لے تو ہر اک ذرّہ پھول بن جائے۔
وہ موڑے منہ تو سب اپنے پرائے پھرتے ہیں

خُدا تو عرش سے اُتر آئے ہے مُنہ دکھانے کو
پر آدمی ہیں کہ بس مُنہ بنائے پھرتے ہیں

انتخاب عہدہ دار جماعت مقامی کے متعلق ضروری ہدایات

حسب قواعد و ضوابط انصار اللہ قاعدہ ۱۸

الف جماعت کا کوئی عہدیدار مقرر نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ بلحاظ اپنی اپنی عمر کے مجلس انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ اس لئے جو عہدہ داران جماعت مقامی انتخاب میں آئیں۔ اس کے ساتھ زعیم مجلس انصار اللہ و زعیم خدام الاحمدیہ کی تصدیق ساتھ آنی چاہیئے کہ جو عہدہ دار منتخب ہوئے ہیں وہ بلحاظ اپنی اپنی عمر کے ان مجالس کے باقاعدہ ممبر ہیں۔

۲۔ جن جماعتوں میں ان مجالس کے عدم قیام کی وجہ سے عہدہ دار جماعت مقامی ان مجالس کے ممبر نہیں بن سکے۔ وہاں کی جماعتوں کے افراد پر بالخصوص عہدہ داران کا فرض ہے کہ وہ آخر جولائی ۵۱ء تک حسب قواعد و ضوابط۔ انصار اللہ و خدام الاحمدیہ مجالس قائم کریں اور عہدہ داران جماعت مقامی باقاعدہ ان کے ممبر بن جائیں۔ ناظر اعلےٰ

نیک کام کو ملتوی کرنے کا خطرناک نتیجہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی زیادہ ثواب ہوتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سال کے آخر میں (چندہ تحریک جدید) دے دینگے وہ دے ہی نہیں سکتے . . . جو لوگ آخر وقت نماز ادا کرنے کے عادی ہیں وہ بھول بھی جاتے ہیں"۔

اشارات

مندرجہ ذیل عبارت روزنامہ "آفاق" مورخہ ۱۹ جولائی ۵۱ء کے اشارات کے کالم سے بلا تبصرہ نقل کی جاتی ہے۔

"جماعت اسلامی بھی اپنے آپ کو پوتر کہ رہی ہے۔ مولانا مودودی فرماتے ہیں کہ انتخابی مہم پر ان کی جماعت نے ایک لاکھ ستائیس ہزار روپیہ صرف کر کے تقریباً دو لاکھ مسلمانوں تک اپنا پیغام پہنچا دیا ہے۔ ذرا تصور کیجئے۔ اگر جماعت اسلامی انتخابات کے دوران میں پنجاب کے تمام مسلمانوں تک اپنا پیغام پہنچاتی تو کتنی بڑی رقم صرف ہوگی۔ اگر اسی پیمانے سے نا پا جائے تو اس کے لئے ایک کروڑ ستائیس لاکھ روپے کی ضرورت ہوگی اگر پنجاب کے تمام جاگیر دار اور بڑے زمیندار بھی جمع ہو جائیں تو اتنی رقم نکالنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ اگر "اسلامی" طریقے پر خرچ کا یہ حال ہے تو اس سے مسلم لیگ کا "شیطانی طریقہ" ہزار درجہ بہتر ہے جس پر بہت کم لاگت آتی ہے۔

جماعت اسلامی اور کمیونسٹ پارٹی کا جماعتی نظام ایک دوسرے سے بہت ملتا جلتا ہے دونوں کی رکنیت محدود ہے دونوں میں معاونوں کی بھرتی ہوتی ہے۔ دونوں کا انداز فاشی ہے دونوں کے "ادبی محاذ" قائم ہیں۔ دونوں اپنے اپنے "مزدور محاذ" کی مدد سے مزدوروں کو آلہ کار بنانے میں مصروف ہیں۔ اب ایک کسر باقی رہ گئی تھی وہ مولانا مودودی نے پوری کر دی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہم پانچ پانچ معاونین پر مشتمل CELL منظم کریں گے گویا قیادت تو ارکان کی محدود تعداد کے ہاتھ رہے گی۔ اور کام معاونین سے کرایا جائے گا مسلم لیگ کے حامی خبردار ہو جائیں۔

ایک بزرگ آتے ہیں مسجد میں خضر کی صورت ہیں"

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

خطبہ جمعہ
خطبہ نمبر ۲۵

خدا تعالیٰ کی صفات کو بار بار دُہرانے سے اس کی محبت پیدا ہوتی ہے

خدا تعالیٰ کی تصویر کو نظر انداز کر کے غیر طبعی طور پر محبت الٰہی پیدا کرنے کی کوشش کرنا حماقت ہے

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۰ اپریل ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ

مرتبہ - مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

پچھلا جمعہ تو بوجہ بیماری کے میں پڑھ نہیں سکا اس لئے پہلے دو جمعوں سے میں ایک مضمون بیان کرتا چلا آرہا ہوں۔ اور وہ مضمون

محبت الٰہی

کا تھا۔ میں نے بتایا تھا کہ دنیا میں ہمیں محبت پیدا کرنے یا محبت پیدا ہونے کے تین ذرائع معلوم ہوتے ہیں۔ اور وہ تین ذرائع حسن، احسان اور صحبت ہیں یعنی محبت یا تو حسن سے پیدا ہوتی ہے۔ یا احسان سے پیدا ہوتی ہے۔ اور یا صحبت سے پیدا ہوتی ہے۔ صحبت میں علاقہ یعنی تعلق بھی شامل ہوتا ہے۔ صحبت دو قسم کی ہوتی ہے۔ عقلی اور عملی عقلی صحبت علاقہ کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔ اور عملی صحبت پاس رہنے سے ظاہر ہوتی ہے۔ میں نے ان ذرائع میں سے احسان کو پہلے لیا تھا۔ کہ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ ہم محبت الٰہی کس طرح پیدا کریں۔ انہیں دیکھنا چاہیئے کہ دنیا میں کس طرح محبت پیدا ہوتی ہے۔ اگر تمام دنیا میں

احسان کے ذریعہ محبت

پیدا ہوتی ہے۔ تو پھر اس سے خدا تعالیٰ کو کیوں مستثنیٰ کیا جائے۔ جیسے احسان کے ذریعہ دنیا میں دوسرے لوگوں کی آپس میں محبت ہوتی ہے۔ ویسے ہی خدا تعالیٰ کی محبت بھی پیدا کی جا سکتی ہے۔ اگر کوئی روک ہوگی تو صرف یہ کہ تمہیں معلوم نہیں ہوگا کہ خدا تعالیٰ نے تم پر کیا احسان کیا ہے۔ اگر واقعہ میں تمہیں یہ یقین ہو جائے کہ خدا تعالیٰ تمہارا محسن ہے تمہیں یہ نکتہ سمجھ آجائے کہ سب سے بڑا محسن تمہارا خدا تعالیٰ ہے۔ تو لازماً محبت الٰہی خود بخود پیدا ہو جائے گی۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے۔ کہ انسان اپنے اندر یہ یقین پیدا کرے کہ خدا تعالیٰ اس کا سب سے بڑا محسن ہے۔ وہ اس کے احسانات کو گنے۔ ان پر غور کرے۔ سوچے اور انہیں دل میں جمانے کی کوشش کرے۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ شریعت نے اس کے لئے

ایک آسان گُر

مقرر کر دیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جب کوئی کام کرو کھانا کھاؤ پانی پیو یا کوئی اور کام کرو اس سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔ اور بسم اللہ پڑھنے کا مطلب ہوتا ہے کہ سب نعمتیں خدا تعالیٰ نے ہی دی ہیں۔ پھر جب وہ کام ختم کرو تو الحمد للہ کہو۔ اگر اس نکتہ کو مسلمان سمجھتے۔ اور اگر ایک مسلمان بچپن میں ہی ان باتوں کا عادی ہو جاتا۔ تو یقیناً کچھ عرصہ کے بعد یہ باتیں راسخ ہوتی ہوتی اس کے اندر گڑ جاتیں اور یہ سوال پیدا ہی نہ ہوتا کہ خدا تعالیٰ کی محبت کس طرح پیدا کی جائے۔ خدا تعالیٰ کے ہم پر احسان ہیں یا نہیں۔ اس کے احسانات بچوں کے دلوں میں بھی گڑ جاتے ہیں۔ میں نے بچوں اور جوانوں سے اس بارے میں سوالات کئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ میں اس بارہ میں غفلت برتی جا رہی تھی یا غفلت برتی جا رہی ہے۔ اکثر نے مجھ سے کہا ہے کہ ہمیں اس مسئلہ کا علم تو ہے۔ لیکن ہم اسے اکثر بھول جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ماں باپ نے یہ بات ان کے ذہن نشین نہیں کرائی۔ انہوں نے سمجھ لیا ہے کہ یہ معمولی بات ہے۔ اگر کر لیا تو خیر ورنہ اس کے نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن

حقیقت یہ ہے

کہ محبت الٰہی اس ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر محبت الٰہی کوئی اہم نکتہ ہے۔ تو یہ چھوٹی چھوٹی باتیں بھی نہایت اہم ہیں۔ کیونکہ انہی سے محبت الٰہی پیدا ہوتی ہے۔

پس نوجوان خود بھی ان باتوں کی اپنے اندر عادت پیدا کریں۔ اور پھر بچوں کے اندر ان باتوں کی عادت پیدا کریں۔ پھر استاد شاگردوں کے اندر اس کی عادت پیدا کریں۔ سپرنٹنڈنٹوں کو چاہیئے کہ وہ بورڈنگوں کے طلباء کے درمیان یہ عادت پیدا کریں۔ مجلس کو مجلس کے ممبران کے اندر اور دوست کو اپنے دوستوں میں ان باتوں کی عادت پیدا کرنی چاہیئے۔ ایک دوسرے کے تعاون اور مدد سے یہ خیال پختہ ہو جائیگا اور ان باتوں کی عادت پیدا ہو جائے گی۔ اور عادت کے نتیجہ میں قلوب میں محبت پیدا ہو جاتی ہے

دوسری چیز

جس سے محبت پیدا ہوتی ہے وہ حسن ہے۔ درحقیقت اگر ہم محبت کا تجزیہ کریں۔ تو اس کے صرف یہ معنے ہوتے ہیں کہ ایک چیز دوسری چیز کو اپنانا چاہتی ہے اور یہ جذبہ ہی اصل میں محبت کہلاتا ہے۔ جب کوئی شخص یہ سمجھتا ہے۔ کہ یہ چیز میری ہے۔ یا وہ یہ سمجھے کہ میں فلاں کا ہوں تو اسی کا نام محبت ہوتا ہے۔ اور یہ جذبہ کہ فلاں چیز میری ہو جائے۔ ہمیشہ حسن سے پیدا ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے لئے بھی یہی چیز استعمال ہو سکتی ہے۔ نئے نکتے بنانے اور نئے گُر بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم بازار میں جاتے ہیں۔ کسی دوکان پر ہمیں ایک نئی اور عمدہ جوتی نظر آتی ہے۔ اسے دیکھ کر ہمیں یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ جوتی لے لو۔ عورتیں بازار میں سے گزرتی ہیں۔ اور دوکانوں پر کپڑے دیکھتی ہیں تو خیال کرتی ہیں کہ اگر پیسے ہوں تو فلاں کپڑا خرید لیں۔ سنگار کی کوئی چیز دیکھتی ہیں یا فرنیچر اچھا دیکھتی ہیں۔ تو خیال کرتی ہیں کہ کاش یہ چیزیں ان کی ہو جائیں۔ ایک جاندار چیز کے لئے جس چیز کو ہم "محبت" کہتے ہیں۔ بے جان کے لئے ہم اسی کے لئے "پسند" کا لفظ بولتے ہیں ایک عورت اپنے بچہ سے محبت کرتی ہے۔ یا اسے کسی جوتے کی وضع پسند ہوتی ہے۔ تو وہ کہتی ہے یہ جوتا خرید لوں۔ اسے کوئی زیور پسند ہے۔ تو اسے لینے کی وہ خواہش کرتی ہے۔ دوکان پر کمخواب دیکھتی ہے۔ تو اسے خریدنے کو اس کا جی چاہتا ہے۔ گویا

لفظ پسند اور محبت

ایک ہی چیز ہے۔ لیکن ہمارے ملک میں عام طور پر "پسند" کا لفظ بے جان چیزوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اور محبت کا لفظ جاندار چیزوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اب پسند کا طریق یہی ہے کہ کوئی اچھی چیز نظر آتی ہے۔ تو جی چاہتا ہے کہ اسے حاصل کیا جائے۔ اگر وہ چیز اس کی طاقت کے مطابق ہے۔ تو وہ اسے خرید لیتا ہے۔ اور اگر وہ اس کی طاقت سے بالا ہوتی ہے۔ تو وہ اسے پسند تو کر لیتا ہے۔ لیکن اس کے حصول کی خواہش دل سے نکال دیتا ہے۔ مثلاً ایک شخص بازار جاتا ہے۔ اور دوکان پر کوئی کپڑا دیکھ کر اس کا بھاؤ پوچھتا ہے۔ اور دوکاندار اسے بتاتا ہے۔ کہ یہ کپڑا دس روپے یا بارہ روپے فی گز ہے۔ وہ سوچتا ہے۔ کہ میں تو ایک غریب شخص ہوں۔ ایک دو روپے فی گز ہوتا۔ تو میں خرید بھی لیتا۔ لیکن اب تو یہ میری طاقت سے باہر ہے۔ اس لئے وہ اس کے خریدنے کا خیال دل سے نکال دیتا ہے۔ لیکن بہر حال اسے پسند کر لیتا ہے۔ گویا جہاں

کوئی اچھی چیز

نظر آئے گی۔ انسان اسے پسند کرے گا۔ لیکن دل کو یہ کہے گا کہ اس کے خریدنے کا ارادہ نہ کرنا۔ اور آہستہ آہستہ وہ دل سے اس کے خریدنے کا خیال نکال دے گا۔ بہر حال وہ یہ تو کہہ سکتا ہے کہ یہ قیمت میری طاقت سے بالا ہے۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ چیز پسندیدہ بھی نہ ہو۔ وہ چیز اچھی تو بہر حال ہے بازار میں بے موسم پھل آتے ہیں۔ اور وہ روپیہ دو دو روپیہ فی سیر ہوتے ہیں۔ اس بھاؤ پر غرباء اسے خرید کر نہیں کھا سکتے۔ اس لئے کہ وہ ان کی طاقت سے بالا ہیں۔ مگر بہر حال وہ انہیں پسند ہوتے ہیں وہ پسند ضرور کر لیتے ہیں۔ آگے انسانوں میں بھی یہی حالت ہے۔ انسانوں میں حسن صورت کے ساتھ ساتھ حسن سیرت بھی لگا رہتا ہے،

یہی وجہ ہے کہ ہمارے ملک میں محبت کا لفظ بدل دیا گیا ہے۔ گو عربی میں یہ دونو جگہ پر استعمال ہوتا ہے۔ کپڑے پر بھی محبت کا لفظ بولا جائے گا۔ زیور پر بھی محبت کا لفظ بولا جائے گا لیکن ہمارے ملک میں یہ امتیاز پیدا کر دیا گیا ہے۔ کہ محبت جاندار چیزوں کے لئے ہوتی ہے۔ اور پسند کا لفظ غیر جاندار چیزوں کے لئے استعمال ہوتا ہے

جو چیز بھی حسین ہو گی

اس سے انسان کو محبت پیدا ہو جائے گی۔ حسن دیکھنے کے علاوہ سننے سے بھی انسان کے اندر اثر کرتا ہے۔ مثلاً پہاڑ ہے۔ بعض پہاڑوں کو تو ہم دیکھ کر پسند کرتے ہیں۔ لیکن بعض پہاڑوں کے متعلق کتابوں میں پڑھتے ہیں۔ کہ وہاں فلاں فلاں نظارے ہیں۔ عمدہ چشمے ہیں۔ اور فلاں فلاں قسم کے پھل ہیں۔ اور اس طرح ہم انہیں پسند کرنے لگ جاتے ہیں۔ کشمیر کو ہزاروں نے دیکھا ہے۔ لیکن لاکھوں نے صرف کتابوں میں پڑھا ہے۔ یا دوسروں کی زبانی سنا ہے۔ کہ کشمیر بڑی اچھی جگہ ہے۔ اس لئے ان کا اسے دیکھنے کو جی چاہتا ہے۔ غرض عشق آنکھوں سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور کانوں سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ پھر عشق جسم کی آنکھ سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور دل کی آنکھ سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ عشق جسم کے کان سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور دل کے کان سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ اب خدا تعالیٰ کی ذات ایسی ہے۔ جو وراء الوریٰ ہے۔ اس لئے اس کی محبت اسے ظاہری آنکھ سے دیکھ کر پیدا نہیں ہوتی۔ تم دنیا میں بعض موٹی موٹی چیزیں بھی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے۔ تم بجلی کو ظاہری آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے۔ پھر وہ قوتیں جو مادہ کے پیچھے کام کر رہی ہیں۔ مثلاً بجلی کی طاقت۔ انہیں بھی تم ظاہری آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے۔ ان چیزوں کو ان کی تاثیر سے معلوم کیا جاتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی ہستی وراء الوریٰ ہے۔ اور ظاہری آنکھ سے وہ پوشیدہ ہے۔ اسے دل کی آنکھ سے دیکھا جائے گا۔ اور اس کی آواز کو دل کے کان سے سنا جائے گا۔ شریعت نے اس کے لئے یہ طریق بیان کیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے حسن کو الفاظ میں بیان کیا جائے۔ اسے بار بار دہرایا جائے۔ اور آنکھوں کے سامنے اس کی تصویر لائی جائے۔ تا انسان مجبور ہو جائے۔ کہ اس سے پیار کرے۔ اور اس کا نام قرآن کریم میں ذکر الٰہی رکھا گیا ہے۔ جیسے فرمایا۔

فاذکروا اللّٰہ کذکرکم اٰباءکم

تم خدا تعالیٰ کو اس طرح یاد کرو۔ جیسے تم اپنے باپ دادوں کو یاد کرتے ہو۔ جیسے ایک چھوٹا بچہ کہتا ہے۔ کہ میں نے اماں کے پاس جانا ہے۔ اسی طرح تم بار بار خدا تعالیٰ کا ذکر کرو۔ تاکہ وہ تمہیں یاد ہو جائے۔ خدا تعالیٰ وراء الوریٰ ہستی ہے۔ اس کا حسن براہ راست انسان کے سامنے نہیں آتا۔ بلکہ اس کا حسن انسان کے سامنے کئی واسطوں سے آتا ہے۔ اگر اس کے حسن کو الفاظ میں بیان کیا جائے۔ اور پھر ہم اس پر غور کریں۔ اور سوچیں تو آہستہ آہستہ وہ نقش فی الحجر کی طرح ہو جائے گا۔

اور معنوی طور پر اس کی شکل ہمارے سامنے آجائیگی۔ خدا تعالیٰ کے جو ۹۹ نام بتائے جاتے ہیں۔ وہ دراصل یہی چیز ہے۔

خدا تعالیٰ کے صرف ۹۹ نام

نہیں بلکہ اس کے نام ۹۹ ہزار میں بھی ختم نہیں ہوتے۔ عدد محض تقریبی ہے۔ یہ کوئی شرعی مسئلہ نہیں۔ صوفیاء یا گذشتہ انبیاءؑ نے ذہن نشین کرنے کے لئے یہ اصطلاح وضع کر دی۔ کیونکہ ان ناموں کا ذکر یہودیوں کی کتابوں میں بھی آتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے اگر موٹے موٹے نام بھی گنے جائیں۔ تو وہ بھی ۹۹ سے بڑھ جاتے ہیں۔ پھر نام در نام آجاتے ہیں۔ پھر ان کی تشریح آجاتی ہے۔ اور اس طرح یہ نام کئی ہزار کیا کئی لاکھ تک جا پہنچتے ہیں ہم لفظ رب بولتے ہیں۔ تو اس کا ہم پر کوئی خاص اثر نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ یہ لفظ ہماری زبان کا نہیں۔ خدا تعالیٰ نے انسانی دماغ اس طرح کا بنایا ہے۔ کہ جس چیز کو انسان بچپن میں سمجھ لے۔ وہ چیز فوراً اس کے ذہن میں آتی ہے۔ باقی چیزیں براہ راست ذہن میں نہیں آتیں۔ دماغ ان کا ترجمہ کرتا ہے۔ پھر وہ ترجمہ ہمارے ذہن میں آتا ہے۔ مثلاً جب ہم لفظ "آقا" بولتے ہیں۔ تو اس کا مفہوم فوراً ہمارے ذہن میں آجاتا ہے۔ اس کا ہمیں ترجمہ نہیں کرنا پڑتا۔ لیکن جب ہم مالک اور ماسٹر کہتے ہیں۔ تو ذہن ان کا ترجمہ کرتا ہے۔ بے شک بعض الفاظ ایسے بھی ہیں۔ جو غیر زبانوں کے ہیں۔ اور وہ ہماری زبان میں استعمال ہوتے ہیں۔ وہ جب بولے جائیں۔ تو ان کا مفہوم براہِ راست ہمارے ذہن میں آجائے گا۔ لیکن وہ الفاظ صرف محدود معنوں میں ہماری زبان میں استعمال ہوتے ہیں۔ اور انہی محدود معنوں میں وہ ہمارے ذہن میں آتے ہیں۔ مثلاً "رب" کا لفظ ہے۔ عربی زبان میں اس کے معنے بہت وسیع ہیں۔ لیکن جب یہ لفظ اردو میں استعمال ہوگا۔ تو محدود معنوں میں ہوگا۔ ان محدود معنوں کے لئے ترجمہ پیش کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئیگی۔ لیکن دوسرے معنوں میں جب یہ لفظ استعمال ہوگا۔ تو پھر ترجمہ کی ضرورت پیش آئیگی جب یہ لفظ وسیع معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ تو پہلے ہم اس کے معنے ذہن میں لاتے ہیں اور پھر اس کا ترجمہ کرتے ہیں۔ اس کے بعد اسے دماغ کی لائبریری میں رکھا جاتا ہے۔ اسی طرح مالک کا لفظ ہے عربی میں یہ بہت وسیع معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اپنے مادے کے لحاظ سے یہ کئی کیفیتوں پر دلالت کرتا ہے۔ لیکن اردو زبان میں یہ لفظ محدود معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ جب ان معنوں میں یہ لفظ استعمال ہوگا۔ تو ہمارے دماغ کو اس کا ترجمہ نہیں کرنا پڑیگا۔ بلکہ اس کا مفہوم براہ راست ہمارے ذہن میں آجائے گا۔ لیکن جب یہ دوسرے معنوں میں استعمال ہوگا۔ تو پہلے ہم اس کے معنی ذہن میں لائیں گے۔ اور پھر اس کا اپنی زبان میں ترجمہ کریں گے۔ اسی طرح رحمٰن ہے رحیم ہے۔ ان کا مفہوم بھی براہِ راست ذہن میں نہیں آتا۔ بلکہ دماغ ان کا پہلے ترجمہ کرتا ہے۔ پھر وہ معنے دماغ کی لائبریری میں محفوظ ہو جاتے ہیں۔ تم اپنے دل میں

انہیں رکھ کے دیکھ لو۔ تمہیں ابھی پتہ لگ جائیگا۔ کہ اس کے کیا معنے ہیں۔ اگر تم رب کا لفظ کہو۔ تو فوراً اس کے بعض معانی ہمارے ذہن میں آجائیں گے۔ کیونکہ یہ لفظ اردو میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ لیکن رحمٰن کہو۔ تو یہ فوراً ہمارے ذہن میں نہیں آئے گا۔ حالانکہ یہ لفظ ہم نے ہزاروں دفعہ استعمال کیا ہوگا۔ کیونکہ یہ لفظ ہماری زبان میں استعمال نہیں ہوتا۔ دماغ پہلے اس کا ترجمہ کرے گا۔ اسی طرح

غفور اور غفار کے الفاظ

ہیں۔ یہ عام الفاظ ہیں۔ اور ہم انہیں اپنی زندگی میں ہزاروں بار استعمال کر چکے ہوں گے۔ لیکن ان کا مفہوم ہمارے ذہن میں فوراً نہیں آئے گا۔ ہمارے ذہن میں جو کچھ آئے گا۔ وہ اس کا ترجمہ ہوگا۔ اور اس میں کچھ وقت لگے گا۔ خواہ وہ وقت سیکنڈ کا ہزارواں حصہ ہی کیوں نہ ہو۔ جیسے تصویر کے کیمرے ہوتے ہیں۔ بعض کیمرے سیکنڈ کے سویں حصہ میں تصویر کھینچ لیتے ہیں۔ پھر جو ان سے بڑے کیمرے ہوتے ہیں۔ وہ سیکنڈ کے ہزارویں حصہ میں تصویر کھینچ لیتے ہیں۔ اور جو ہوائی جہازوں میں کیمرے ہوتے ہیں۔ وہ تو ان سے بھی بہت بڑے ہوتے ہیں۔ بہرحال وقت ضرور لگے گا۔ خواہ وہ کتنا ہی قلیل ہو۔ تم رحمٰن۔ رحیم۔ غفور یا ستار کا لفظ بولو۔ اور پھر تجربہ کر کے دیکھ لو۔ تمہیں یہ محسوس ہوگا۔ کہ ان کے معنے سمجھنے پر وقت لگا ہے۔ خواہ وہ وقت کتنا ہی قلیل ہو۔ لیکن جو الفاظ اردو زبان کے ہوں گے۔ ان پر کوئی وقت نہیں لگے گا۔ اسی طرح جو

غیر زبانوں کے الفاظ

ہماری زبان میں مستعمل ہوتے ہیں۔ جنہیں ہم کثرت سے بولتے اور سنتے ہیں۔ وہ ہمارے دماغ میں براہِ راست داخل ہو جاتے ہیں۔ لیکن وہی معنے ہمارے دماغ میں داخل ہوں گے۔ جن میں وہ ہماری زبان میں استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن جن معنوں میں وہ ہماری زبان میں استعمال نہیں ہوتے۔ وہ چاہے کوئی ماہر زبان ہی کیوں نہ ہو۔ ترجمہ ہو کر اس کے دماغ میں داخل ہوں گے۔ یہ محنت طلب بات ہے۔ خالق۔ رب۔ مالک رحمان۔ رحیم کہنے سے اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ جب تک تم ترجمہ کر کے اسے ذہن میں دہراؤ گے نہیں۔ کہ اس کے یہ معنے ہیں۔ جب تم انہیں بار بار دہراؤ گے۔ تو وہ دماغ کی فلم پر آجائیں گے۔ اور ایک لفظ بار بار دماغ میں آنے کے بعد تصویر کا ایک حصہ بن جائیگا۔ اور پھر متعدد الفاظ سے خدا تعالیٰ کی ایک تصویر بن جائے گی۔ اور پھر اس تصویر سے خدا تعالیٰ کا وجود سمجھ لیا جائے گا۔ خدا تعالیٰ کی کوئی صفت روحانی ماتھا بنا دیگی۔ کوئی صفت روحانی کان بنا دے گی۔ کوئی صفت روحانی آنکھ بنا دے گی۔ اور اس طرح ایک تصویر بن جائے گی۔ بہرحال خدا تعالیٰ کی تصویر روحانی طور پر سامنے آئیگی۔ جس سے تم یہ سمجھو گے۔ کہ

خدا تعالیٰ ایک حسین چیز ہے

اور جب تم یہ سمجھ گئے۔ کہ خدا تعالیٰ ایک حسین چیز ہے۔ تو اس کی محبت خود بخود پیدا ہو جائے گی۔ اسی چیز کا نام ذکر الٰہی ہے۔ اس کا رواج ہماری جماعت میں نہیں۔ دوسرے لوگوں میں اس کا رواج ہے۔ مثلاً پیروں اور فقیروں کی جماعتوں میں اس کا رواج عام طور پر پایا جاتا ہے۔ لیکن انہوں نے اسے ایک کھیل بنا دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک پیر کا واقعہ

سنایا کرتے تھے۔ وہ پیر شکار کا بہت شوقین تھا۔ وہ ایک دن گھوڑے پر سوار ہو کر شکار کے لئے گیا۔ اور بڑی کوشش کے بعد اس نے ایک ہرن مارا۔ جب اس ہرن کو تیر لگا۔ تو وہ تیز دوڑا۔ پیر صاحب نے اس کے پیچھے گھوڑا دوڑایا۔ آخر بڑی محنت کے بعد اسے پکڑنے میں کامیاب ہوئے۔ پیر صاحب کو غصہ تھا۔ کہ میرا گھوڑا بہت تھک گیا ہے۔ وہ جب ہرن کو ذبح کرنے لگے۔ تو اپنے خیال میں وہ تکبیر کہہ رہے تھے۔ لیکن کہہ یہ رہے تھے۔ سؤرا۔ تونے میرا گھوڑا مار دتا۔ سؤرا تونے میرا گھوڑا مار دتا۔ اس کا نام انہوں نے ذکر الٰہی رکھ لیا تھا۔ حالانکہ وہ لفظوں میں بھی نہیں ہو رہا تھا۔ لیکن ان کی تسبیح چلی جا رہی تھی۔

میں نے پہلے بھی کئی دفعہ سنایا ہے۔ کہ ہمارے ماموں مرزا علی شیر صاحب تھے۔ وہ ہماری سوتیلی والدہ کے بھائی تھے۔ شاید میاں عزیز احمد صاحب کی دادی کے حقیقی بھائی یا قریبی رشتہ دار تھے۔ وہ قادیان میں آنے والوں کو ہمیشہ ورغلاتے رہتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے۔ دیکھو میں مرزا صاحب کا قریبی رشتہ دار ہوں۔ میں بھی انہیں نہیں مانتا۔ مرزا صاحب نے دوکان بنا رکھی ہے۔ صرف دوکان۔ مرزا علی شیر صاحب تسبیح خوب پھیرا کرتے تھے

مجھے خوب یاد ہے

کہ منکے پر منکا چلتا تھا۔ انہیں باغبانی کا شوق تھا۔ اس لئے انہوں نے ایک باغیچہ لگایا ہوا تھا۔ جس میں وہ سارا دن کام کرتے رہتے تھے۔ جہاں آجکل قادیان میں سور الضعفاء ہے وہاں ان کا باغیچہ تھا۔ درختوں سے انہیں عشق تھا۔ اس لئے جونہی کسی نے کسی درخت کو چھوا۔ تو انہیں غصہ آیا۔ اور وہ اس کے پیچھے بھاگ پڑے۔ بچے شرارتیں کرتے ہیں۔ ہم تو بہت احتیاط کرتے تھے۔ کیونکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شدید مخالف تھے۔ لیکن دوسرے بچے انہیں چھیڑا کرتے تھے۔ مثلاً کوئی بیدانہ کا درخت ہے۔ تو بچوں نے پتھر مارنا۔ اور اس طرح بیدانہ اتار کر کھانا۔ ماموں شیر علی صاحب نے جب بچوں کو پتھر مارتے دیکھنا۔ تو ان کے پیچھے بھاگنا۔ اور گالیاں دینا۔ سؤر۔ بدمعاش۔ لیکن

تسبیح کے منکے

برابر چلتے جاتے تھے ہم اس وقت بھی حیران ہوتے تھے کہ انہوں نے تو تسبیح پر سو دفعہ خدا تعالیٰ کا نام لینا تھا۔

لیکن اس میں سے پچاس دفعہ تو انہوں نے سوئر اور بدمعاش کہہ دیا ہے۔ اب انہوں نے یہ طریق اختیار کیا ہوا تھا۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ اصل ذکر الٰہی بھی چھوڑ دیا جائے۔ ہمارے ہاں

ذکر الٰہی کا رواج

نہیں۔ مسجد میں جاؤ تو وہاں آپس میں یہ گفتگو شروع ہوتی ہے کہ سناہے آپ نے بھینس خریدی ہے کیسی ہے کتنے کو لی۔ فلاں جگہ آپ نے جانا تھا گئے نہیں۔ آپ کی ترقی کے معاملہ کا کیا بنا۔ وغیرہ وغیرہ مسجدوں میں خدا تعالیٰ کا نام لو۔ مالک کا نام لو۔ اور اس کی مالکیت کو ذہن میں لاؤ۔ قدوس کا نام لو اور اس کی قدوسیت کو ذہن میں لاؤ۔ ستّار کا نام لو اور اس کی ستّاریت کو ذہن میں لاؤ غفور کا نام لو اور اس کی غفوریت ذہن میں لاؤ۔ غفّار کا نام لو اور اس کی غفّاریت ذہن میں لاؤ۔ جب تم تصویر ہی نہیں کھینچو گے تو خدا تعالیٰ کی محبّت کس طرح پیدا ہو گی۔

محبّت کیلئے ضروری ہے

کہ یا تو کسی کا وجود سامنے ہو اور یا اس کی تصویر سامنے ہو۔ مثلاً اسلام نے یہ کہا ہے کہ جب تم شادی کرو تو شکل دیکھ لو اور جہاں شکل دیکھنی مشکل ہو وہاں تصویر دیکھی جا سکتی ہے۔ میری جب شادی ہوئی میری عمر چھوٹی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ڈاکٹر رشید الدین صاحب کو لکھا کہ لڑکی کی تصویر بھیج دیں۔ انہوں نے تصویر بھیج دی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہ تصویر مجھے دیدی۔ میں نے جب کہا کہ مجھے یہ لڑکی پسند ہے تب آپؑ نے میری شادی وہاں کی۔ پس بغیر دیکھنے کے محبت ہو کیسے؟ یہ تو

ایسی ہی چیز ہے

کہ خدا تعالیٰ تمہارے سامنے آئے اور تم آنکھوں پر ہاتھ رکھ لو اور پھر کہو کہ خدا تعالیٰ کی محبّت ہو جائے۔ وہ محبّت ہو کیسے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا ایک شعر ہے۔

دیدار گر نہیں ہے تو گفتار ہی سہی
حسن و جمالِ یار کے آثار ہی سہی

یعنی کچھ تو ہو۔ اگر محبوب خود سامنے نہیں آتا تو اُس کی آواز ہی سنائی دے۔ اس کے حُسن کی کوئی نشانی تو نظر آئے۔ یہ تصویر ہے۔ خدا تعالیٰ کی رب۔ رحمٰن۔ رحیم۔ مالک یوم الدین۔ ستّار۔ قدوس مومن۔ مہیمن۔ سلام۔ جبّار اور قہار اور دوسری صفاتِ الٰہیہ۔ یہ نقشے ہیں جو ذہن میں کھینچے جاتے ہیں۔ جب متواتر ان صفات کو ہم ذہن میں لاتے ہیں اور ان کے معنوں کو ترجمہ کر کے ذہن میں سمجھاتے ہیں تو کوئی صفت خدا تعالیٰ کا کان بن جاتی ہے کوئی صفت آنکھ بن جاتی ہے۔ کوئی صفت ہاتھ بن جاتی ہے اور کوئی صفت دھڑ بن جاتی ہے اور یہ سب مل کر

ایک مکمل تصویر

بن جاتی ہے۔ یہ تصویر الفاظ سے نہیں بنتی بلکہ اس حقیقت سے بنتی ہے جو اس کے پیچھے ہے۔ ان صفات کی تشریح کو دماغ میں لانے سے یہ دماغ کے اندر جمتی جاتی ہیں اور آہستہ آہستہ محبت الٰہی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ کوشش کرنا کہ تصویر کو سامنے لائے بغیر محبت ہو جائے یہ حماقت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تصویر کو سامنے لانے کا ذریعہ ذکر الٰہی ہے۔ اور یہ قرآن کریم میں مذکور ہے۔ اب اگر کوئی کہے کہ محبت الٰہی کا کوئی اور گر بتاؤ تو یہ بیوقوفی ہو گی کسی شخص کو یہ بتایا جائے کہ تم ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر فلاں صاحب کا اتنی دفعہ ذکر کیا کرو۔ تو وہ کہے گا سبحان اللہ! کیا ہی عمدہ گُر ہے محبّت الٰہی کے پیدا کرنے کا۔ لیکن اگر یہ کہیں کہ ذکر الٰہی کیا کرو تو وہ کہے گا یہ بھی کوئی گُر ہے۔ یا اگر کسی کو کہا جائے کہ سر کے بل لٹک کر فلاں ورد کیا کرو تو وہ خوش ہو جائے گا۔ لیکن اگر کہیں ستّار غفّار رحمٰن اور رحیم کا ورد کرو تو وہ کہے گا یہ تو پرانی بات ہے۔ غرض لوگ

سیدھا رستہ چھوڑ کر

بے راستہ چلیں گے۔ ان کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی منہ کی بجائے کان میں روٹی ٹھونس لے اور کہے یہ پیٹ میں کیوں نہیں جاتی۔ کان میں روٹی ٹھونسنے سے وہ پیٹ میں نہیں جائے گی۔ بلکہ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ مر جائے گا۔ اسی طرح محبّت الٰہی بھی تصویر کو دیکھنے سے ہوتی ہے اور جو شخص یہ کوشش کرتا ہے کہ بغیر تصویر کے محبّت الٰہی پیدا ہو جائے وہ بیوقوف ہے۔ ہزاروں بار دیکھنے پڑھنے اور سننے میں آیا ہے کوئی شخص گاربو یا کسی اور ایکٹریس پر عاشق ہو گیا۔ حالانکہ گاربو یا وہ ایکٹرس اس نے دیکھی بھی نہیں ہوتی۔ سکرین پر شکل دیکھی اور اس پر لٹو ہو گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ محبّت صرف دیکھنے سے ہی پیدا نہیں ہوتی سننے اور تصویر دیکھنے سے بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور غیر مرئی چیز کی تصویر اُس کی صفات ہوتی ہیں۔ اگر کوئی

خدا تعالیٰ کی صفات

کو بار بار ذہن میں لائے۔ تو آہستہ آہستہ اس کا نقشہ بن جائے گا۔ تم پانی یا ملائی کی برف بناتے ہو تو اس کو بار بار ہلاتے ہو۔ کیا پہلے جھٹکے میں ہی برف بن جاتی ہے۔ اس پر بہر حال وقت لگتا ہے اور بار بار ہلانے سے برف بنتی ہے۔ اسی طرح محبّت الٰہی بار بار ذکر الٰہی کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ ایک ایک دو دو دفعہ ذکر الٰہی کرو گے یا غلط طور پر ذکر الٰہی کرو گے تو انجام کار تمہاری کوشش ضائع ہو جائے گی۔ لیکن تم اگر ٹھیک طور پر ذکر الٰہی کرو گے اور بار بار کرو گے تو اس سے محبّت الٰہی پیدا ہو گی۔ صفات الٰہیہ کا بار بار دہرانا اور تواتر سے دہرانا اس سے خدا تعالیٰ کی تصویر بنتی ہے اور اس تصویر کی وجہ سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی تصویر کو نظر انداز کر کے غیر طبعی طور پر محبّت الٰہی کو پیدا کرنا حماقت کی چیز ہے اور ایسے لوگ سر مار مار کر مر جاتے ہیں لیکن انہیں ملتا کچھ نہیں۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا۔

میں نماز کے بعد بعض

دوستوں کے جنازے

پڑھاؤں گا۔ حسین بخش صاحب کے بیٹے نے اطلاع دی ہے کہ ان کے والد فوت ہو گئے ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ ان کی وفات موضع بونگا بلوچاں ضلع لاہور میں ہوئی ہے۔ جہاں جنازہ پڑھنے والا کوئی احمدی نہیں تھا۔

محمد اکبر صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ محمد یوسف صاحب درویش کے لڑکے فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم مخلص اور سلسلہ کا خدمت گذار تھا۔

دوست محمد صاحب حجانہ نے اطلاع دی ہے کہ صوفی اللہ بخش خانصاحب بخاری بلوچ پٹواری نہر ڈیرہ غازیخاں فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم مخلص احمدی تھے اور تبلیغ کا بہت شوق رکھتے تھے۔

منشی سکندر علی صاحب

چک نمبر ۲۶۰ تحصیل سمندری ضلع لائلپور سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے بیٹے عطاء اللہ صاحب فوت ہو گئے۔ گاؤں میں صرف ایک گھر احمدیوں کا ہے جنہوں نے جنازہ پڑھا۔

عبد القادر صاحب اعوان لکھتے ہیں کہ ہمشیرہ نے اطلاع بھجوائی ہے کہ ان کی لڑکی طلعت فوت ہو گئی ہے کوئی احمدی جنازہ پڑھنے والا نہ تھا۔ غیر احمدیوں نے جنازہ پڑھا۔

محمد نذیر صاحب فاروقی نے اطلاع دی ہے کہ ان کی لڑکی مبارکہ بیگم بہاول نگر ریاست بہاولپور میں فوت ہو گئی ہے چند دوست نماز جنازہ میں شامل ہوئے۔

شیخ سبحان علی صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی والدہ حسین بی بی صاحبہ زوجہ منشی گوہر علی صاحب فوت ہو گئی ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور خواہش رکھتی تھیں کہ میں ان کا جنازہ پڑھاؤں۔

ملک بشیر احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے بھائی

ملک عبد العزیز صاحب

ریٹائرڈ اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر فوت ہو گئے ہیں۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور میرے ہم جماعت تھے۔ ہم اکٹھے پڑھتے رہے ہیں۔ نہایت شریف اور نیک شخص تھے لیکن کانوں سے بہرے تھے۔ میں نے ابھی ابھی ذکر الٰہی کا ذکر کیا ہے۔ ان کو میں نے دیکھا ہے کہ یہ بچپن سے ہی ذکر الٰہی کے عادی تھے۔ اور نہایت مخلص احمدی تھے۔

مستری محمد رمضان صاحب قادیان کے پرانے مستری تھے۔ چالیس سال ہوئے احمدی ہوئے اور احمدی ہوتے ہی قادیان آ بسے۔ قادیان کی بہت سی عمارتیں انہوں نے بنائی تھیں وہ آج فوت ہو گئے ہیں۔

نماز جمعہ کے بعد میں ان سب کا جنازہ پڑھاؤں گا۔

درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے

قطع نظر اس کے کہ تحریک جدید ایک مقدس تحریک ہے۔ ہمیں اس کے شاندار نتائج اور شیریں پھلوں کے پیش نظر اس کی خاطر ہر قسم کی قربانی کیلئے ہر وقت تیار رہنا چاہئے۔ اس تحریک کو جو تائید اور نصرت الٰہی حاصل ہے وہی اس کے منجانب اللہ ہونے پر دال ہے۔ اس تحریک کے نتیجہ میں اسلام پھر اپنا سر فخر کے ساتھ اونچا کرنے کے قابل ہوا ہے۔ تحریک جدید کے مجاہدو! اپنے وعدے جلد از جلد پورے کر کے اکناف عالم میں اسلام کا پرچم لہرانے کے پروگرام کو عملی جامہ پہناؤ!

سہ روزہ "آزاد" کی صحافتی بددیانتی اور صریح جھوٹ

شیعہ ہفت روزہ درنجف میں ایک حقیقت افروز مکتوب

مشہور سہ روزہ اخبار آزاد لاہور ۲۹ جون کا صفحہ ۷ ملاحظہ ہو "گھمیانہ ڈاک سے۔ پرسوں مسجد قاضیاں والی میں فیروز دین نامی مہاجر گورداسپوری سابق خاندان مرزائی نے بتایا۔ کہ عرصہ ڈیڑھ سال سے ربوہ کے ایک کنوئیں پر کھیتی باڑی کا کام کر رہا تھا۔ گذشتہ ہفتہ ربوعہ کے چند نوجوانوں نے ربوہ سے اچانک تین لڑکیاں اٹھا لیں"

میں پوری ذمہ داری سے اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ یہ صحافتی بددیانتی اور صریحاً جھوٹ ہے۔ ربوعہ کے نوجوان اس قدر پست اخلاق نہیں ہیں۔ کہ اغیار کی بہو بیٹیاں اٹھاتے پھریں۔ ربوعہ کوئی شہر نہیں ہے۔ جہاں کوئی ایسی بات چھپی ڈھکی رہے یہاں اگر کسی کو چھینک بھی آجائے۔ تو پہلے ہمارے کانوں تک پہنچ جاتی ہے

"آزاد" جانتا ہے کہ یہاں کے سنّی غریب اور مفلوک الحال ہیں۔ ان کو ایسی جرأت نہیں ہو سکتی صرف شیعہ نوجوان ہی مرفہ الحال کہلا سکتے ہیں۔ لہٰذا یہ کارستانی بھی انہی کی ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کا مقصد کیا ہے؟ اسے ہم ظاہر کرتے ہیں:۔

(۱) گذشتہ الیکشن میں یہاں کے مسلم لیگی امیدوار سردار غلام عباس صاحب رئیس اعظم ربوعہ کو ربوہ والوں نے من حیث الجماعت ووٹ دیئے جس کی وجہ سے دشمنوں کے سینہ پر سانپ لوٹ رہا ہے اور ان کی کوشش یہ ہے کہ یہ دونوں پڑوسی گاؤں آپس میں لڑتے جھگڑتے رہیں۔ اور ان میں نفرت کی ایک وسیع خلیج حائل ہو جائے۔ اور آئندہ قادیانی جماعت کا کوئی ووٹ رؤسائے ربوعہ کو نہ مل سکے۔

(۲) شیعہ نوجوانوں کو غنڈوں کی فہرست میں شامل کیا جاوے۔ اگر قادیانیوں کو نقصان پہنچے تو بھی احرار کے پوں بارہ۔ اور شیعوں کو نقصان پہنچے تو بھی پانچوں انگلیاں گھی میں۔ کیونکہ وہ ایک عرصہ سے شیعوں اور مرزائیوں کے خلاف جہاد کر رہے ہیں مگر سوءِ قسمت سے ایک قلعہ بھی سر نہیں ہو سکا۔ اب وہ دو فرقوں کو آپس میں لڑانا چاہتے ہیں۔ یہ بدترین اصول غالباً سب سے پہلے انگریزوں نے قائم کیا۔ یعنی divide and Rule تقسیم کرو۔ اور حکومت کرو۔ چنانچہ برعظیم ہند کو خیرباد کہتے ہوئے جو خونی ڈرامہ کھیلا گیا۔ وہ اسی کا نتیجہ تھا۔ اس کے بعد اسے ہندو نے اپنایا اور مسلم لیگ نے ادا کرایا۔ اب آپ بھی یہی کھیل کھیلنا چاہتے ہیں۔ مگر انہیں قطعاً کامیابی نہ ہوگی۔ کیونکہ شیعہ اور مرزائی اتنے بدھو نہیں کہ ان کے جھانسے میں آجائیں۔

ہم فیروز الدین مہاجر گورداسپوری کو (اگر اس کا کوئی وجود ہے تو) متنبہ کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے وعید سے ڈریں۔ کیونکہ تمہارا یہ بیان سراسر افتراء ہے۔ ورنہ ان نوجوانوں کے نام بتائے جائیں۔ منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔

آگے چل کر یہی صاحب فرماتے ہیں:۔

"مجھے کنوئیں سے ہٹا دیا گیا۔ اور میری ایک ہزار روپے کی آلو کی فصل ضبط کر کے مجھے زمین سے بے دخل کر دیا" یہ کنواں غالباً پہاڑی کے اوپر ہوگا۔ اور ایک ہزار روپے کی آلو کی فصل دریائے چناب کے پُل کے عین نیچے ہوگی۔ ورنہ جھوٹ بولنے کے لئے بھی کچھ عقل و خرد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لق و دق میدان اور بے آب و گیاہ وادی میں مرزائیوں کا کوئی معجزہ نہ ہو۔ جہاں آلو پیدا ہوتے ہیں۔

ہمارے پاس کثرت سے ایسے آدمی آتے ہیں۔ جو سنیوں کے ظلم و ستم کی داستان سنا کر طالب امداد ہوتے ہیں۔ لیکن جرح و تحقیق کے بعد جھوٹے ثابت ہوتے ہیں۔ یہی حال فیروز کا ہے کسی کام کے لئے گھمیانہ گیا ہوگا۔ رات کو روٹیاں حاصل کرنے کے لئے یہ قصہ گھڑ لیا۔ اور کسی دیانتدار صحیفہ نگار نے نوجوانان ربوعہ کے خلاف یہ خبر شائع کر دی۔

وسیعلم الذین ظلموا ایّ منقلب ینقلبون خادکم۔ سید بابر علی اکبر مولوی فاضل ناظم دار القرآن ربوعہ

امتحان میں کامیابی

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔ کہ

"ہر احمدی کے امتحان کا یہ موقعہ ہے کہ اگر وہ زیادہ قربانی نہیں کر سکتا تو وصیت والی قربانی کر دے۔ اور دشمن کو بتا دے کہ قادیان کے نکلنے کو ہم صرف عارضی مصیبت سمجھتے ہیں۔ ورنہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ مقام ہمارا ہے اور ہماری لاشیں وہیں دفن ہونگی"۔ (الفضل ۳ جون ۱۹۵۱ء)

اللہ اللہ کتنا ایمان افروز حضور کا مندرجہ بالا اقتباس ہے۔ اسکو پڑھ لینے کے بعد کسی احمدی کو بھی بغیر وصیت کے نہیں رہنا چاہیئے اللہ تعالےٰ اس امتحان میں ہر احمدی کو کامیاب کرے

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ ضلع جھنگ)

تقرر عہدہ داران مجالس انصار اللہ جماعت احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کی مجالس انصار اللہ کے لئے عہدیداران ذیل کا تقرر منظور کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کے فرائض منصبی کی سرانجام دہی میں ان کے ساتھ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

مجلس	عہدیداران
مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات	زعیم چوہدری فضل الٰہی صاحب (نائب امیر) سکرٹری خواجہ غلام نبی صاحب
مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ پٹو رو چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ	زعیم چوہدری دین محمد صاحب
مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ چک ۲۹۷ ج ب ضلع لائلپور	" " امیر الدین صاحب سکرٹری " نور احمد صاحب
" " کوٹ رحمت خان ضلع شیخوپورہ	زعیم " غلام محمد صاحب
" " چک ۲۹۵ گ ب بیریانوالہ ضلع لائلپور	" " محمد بخش صاحب مہتمم عمومی و مال۔ ملک محمد عبد اللہ صاحب " تبلیغ و تعلیم و تربیت۔ چوہدری رحمت اللہ صاحب ہرکانہ
" " شادی وال خورد ضلع گجرات	زعیم مولوی عمر الدین صاحب (امیر جماعت احمدیہ) مہتمم تبلیغ و عمومی۔ چوہدری خوشی محمد صاحب ولد احمد خان صاحب " مال و تعلیم و تربیت۔ منشی غلام محمد صاحب مدرس
" چک ۳۰۶ گ ب ضلع لائلپور	زعیم مولوی محمد صادق صاحب
" رتی چک ۵ ضلع شیخوپورہ	" چوہدری فتح الدین صاحب سکرٹری " عبد المجید صاحب (پریذیڈنٹ)

(قائد انصار اللہ مرکزیہ شعبہ عمومی)

خدام الاحمدیہ کا تیسرا تربیتی کیمپ
۱۶ سے ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۱ء تک

خدام الاحمدیہ کا تیسرا تربیتی کورس سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۹۵۱ء کے معاً بعد ربوہ میں ہو رہا ہے وہ مجالس جنہوں نے ابھی تک ان کیمپوں میں اپنا نمائندہ نہیں بھجوایا۔ اس مرتبہ توجہ کریں۔ چونکہ یہ کورس حضور کی خاص ہدایات کے ماتحت تیار کیا گیا ہے۔ اسلئے ہر مجلس کو چاہیے۔ کہ وہ مرکز میں مقررہ تاریخوں میں اپنا نمائندہ بھیج کر اسکو اپنے ہاں جاری کرنے کا انتظام کریں۔

اس کیمپ میں شامل ہونیوالے خدام مندرجہ ذیل سامان ضرور ساتھ لائیں

موسم کے مطابق بستر۔ تھیلہ معہ سامان خادم۔ کنگھ۔ پلیٹ۔ مگ۔ بنیان کینوس شوز۔ آٹھ کاپیاں قلم یا پنسل۔

جملہ قائدین ابھی سے نمائندگان کا انتخاب کر کے مرکز کو اطلاع دیں۔ تا انتظامات میں سہولت ہو۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دفتر لجنہ اماء اللہ کی تعمیر کے لئے مزید تیس ہزار روپے کی ضرورت

لجنہ اماء اللہ کے دفتر کے لئے جو نہایت شاندار پیمانہ پر ربوہ میں تعمیر ہو رہا ہے۔ مزید تیس ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ اس رقم کے جمع کرنے کی اجازت نظارت بیت المال سے لے لی گئی ہے۔ اگر یہ رقم فوراً اکٹھی نہ کی گئی۔ تو عمارت کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہے۔ تمام لجنات اماء اللہ کو چاہیئے کہ جلد از جلد جو رقم ان کے ذمے ڈالی گئی ہے۔ اسے پورا کریں۔ بلکہ اس سے زیادہ ادا کرنے کی کوشش کریں۔ نیز وہ بہنیں جو ایسی جگہ پر ہیں۔ جہاں لجنہ اماء اللہ قائم نہیں۔ وہ براہ راست اپنا وعدہ اور چندہ سیکرٹری مال لجنہ مرکزیہ کے نام بھجوائیں یا اگر دفتر محاسب میں بھجوائیں تو ساتھ نوٹ کر دیں۔ کہ یہ دفتر لجنہ اماء اللہ کی رقم ہے امید ہے کہ بہنیں جلد از جلد اس رقم کو جمع کرنے کی کوشش کریں گی۔ تاکہ عمارت کے کام میں حرج واقعہ نہ ہو۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

اگست ۱۹۵۱ء میں آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

وی پی کا انتظار نہ کریں

قیمت اخبار اگر آپ نے ابھی تک نہیں بھجوائی۔ تو مہربانی فرما کر جلد بذریعہ منی آرڈر بھجوانا شروع کر دیں۔ ورنہ وی پی کر دیا جاویگا۔ اس پر بھی اگر رقم وصول نہ ہوئی تو اخبار روک لیا جاوے گا۔ اور تا وصولی رقم اخبار آپ کی خدمت بھجوایا نہیں جا سکیگا۔

• قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوانے میں آپکو فائدہ ہے •

نمبر	نام	تاریخ
۲۲۲۲	غلام رسول صاحب	یکم اگست ۵۱ء
۱۷۹۸۴	محمد اسلم صاحب	〃
۱۸۲۲۰	لطیف صاحب	〃
۱۹۳۱۷	ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب	〃
۲۱۱۵۶	ڈاکٹر مظفر احمد صاحب	〃
۲۱۸۷۲	ملک ظہور احمد صاحب	〃
۲۱۹۳۲	چوہدری عبداللہ خان صاحب	〃
۲۲۱۵۶	منشی امام الدین صاحب	〃
۲۲۳۳۱	سیٹھی داؤد احمد صاحب	〃
۲۳۳۳۴	محمد صدیق صاحب	〃
۲۳۱۳۱	بشیر احمد صاحب	〃
۲۳۱۶۰	فیروز احمد صاحب	〃
۲۳۲۳۰	راجہ غلام حسین صاحب	〃
۲۳۶۳۷	اے آر تبسم	〃
۲۳۶۶۵	جماعت شکر گڑھ	〃
۲۳۷۸۹	بشیر محمد صاحب	〃
۱۷۹۰۰	سردار احمد صاحب	〃
۲۱۶۰۱	سردار خان صاحب	〃
۲۱۷۳۸	نعمت علی صاحب	〃
۲۰۱۶۹	خورشید صاحبہ	〃
۲۰۹۷۵	محمد ابراہیم صاحب	〃
۱۰۰۹۹	چوہدری مسعود علی صاحب	〃
۲۱۷۱۱	ایم ایم یوسف صاحب	〃
۲۰۸۹۰	شیخ احمد علی صاحب	۲۰ اگست ۵۱ء
۲۳۵۲۸	سراج دین صاحب	یکم اگست 〃
۲۳۴۵۲	محمد منظور احمد صاحب	۶ اگست 〃
۲۳۶۸۹	لائبریری دوالمیال	۴ اگست
۲۱۴۹۴	مسٹر اے۔ کیگو چوہدری صاحب	۶ اگست
۲۱۲۴۸	میر امان اللہ خان صاحب	۹ اگست
۲۱۴۹۱	ملک محمد ہاشم صاحب	〃 〃
۲۳۳۵۳	مبارکہ بیگم صاحبہ	۸ اگست
۲۰۴۶۴	محمد ابراہیم صاحب	۸ اگست ۵۱ء
۲۱۱۸۸	کیپٹن محمد ابراہیم صاحب	۸ اگست ۵۱ء
۲۳۳۴۸	بشیر احمد صاحب	〃 〃 〃
۲۳۳۵۷	سید حسین علی شاہ صاحب	〃 〃 〃
۲۳۴۶۶	غلام رسول صاحب	۶ اگست ۵۱ء
۲۳۶۴۴	عزیز الدین صاحب	۸ اگست 〃
۲۳۶۶۳	.... ویجٹیبل	۹ اگست 〃
۲۳۳۴۵	ڈاکٹر عبداللہ خان صاحب	۸ اگست 〃
۲۳۳۴۷	دوا خانہ ہمدرد	〃 〃 〃
۲۳۰۳۰	چوہدری حیات محمد صاحب	〃 〃 〃
۱۷۱۹۹	قریشی مبارک احمد صاحب	۹ اگست ۵۱ء
۲۳۱۳۰	حافظ ابوذر صاحب	۸ اگست 〃
۲۳۴۶۵	فیروز دین صاحب	۱۱ اگست 〃
۸۳۱۹	خواجہ محمد شفیع صاحب	۹ اگست 〃
۱۲۴۸۶	انجمن احمدیہ اودرحمہ	۱۰ اگست 〃
۲۳۷۴۰	ایم کے یوسف صاحب	〃 〃 〃
۲۳۳۷۵	نیاز احمد صاحب	〃 〃 〃
۲۳۷۷۶	حکیم کرم دین صاحب	〃 〃 〃
۲۳۶۶۷	محمد اقبال صاحب	〃 〃 〃
خطبہ ۳۸۰۵	عطا محمد صاحب	۱۳ اگست ۵۱ء
۳۸۸۷	محمد عمر صاحب	۱۹ اگست 〃
۳۹۹۱	احمد دین صاحب	۲۴ اگست ۵۱ء
۴۰۳۶	محمد علی خان صاحب	۱۴ اگست 〃
۴۰۳۸	مستری علم دین صاحب	۲۱ اگست 〃
۴۰۶۷	دولت خان صاحب	۱۶ اگست 〃
۴۰۶۹	غلام مصطفیٰ صاحب	۲۴ اگست 〃
۴۰۷۰	چوہدری محمد دین صاحب	۲۶ اگست 〃
۲۳۵۳۰	بابو عبدالغفور صاحب	۱۲ اگست 〃
۲۳۶۵۷	بیگم مرزا منیر احمد صاحب	〃 〃 〃
۲۳۶۵۵	چوہدری عاشق محمد صاحب	۱۳ اگست 〃
۲۳۳۶۰	سکرٹری صاحب چک ۲۷۵	۱۲ اگست 〃
۲۳۷۸۲	حکیم منور علی صاحب	۱۲ اگست ۵۱ء
۲۳۶۴۹	سید محمد مسعود صاحب	〃 〃 〃
۲۳۶۴۵	صوبیدار حمید اللہ صاحب	۱۰ اگست 〃
۲۳۸۴۱	شیخ عبدالخالق صاحب	〃 〃 〃
۲۳۷۱۴	ٹی۔ اے احمد صاحب	〃 〃 〃
۲۳۶۵۸	نور دین احمد صاحب	۵ اگست 〃
۲۳۱۷۰	جہانگیر خان صاحب	۱۴ اگست ۵۱ء
۲۳۷۸۳	بشریٰ نسرین صاحبہ	〃 〃 〃
۲۱۴۹۲	شیخ فتح محمد صاحب	۱۵ اگست ۵۱ء
۲۱۶۱۸	مستری عبدالرحمٰن صاحب	〃 〃 〃
۲۱۶۳۰	ڈاکٹر گوہر دین صاحب	۱۴ اگست ۵۱ء
۲۱۰۱۰	ڈاکٹر سراج دین صاحب	۱۵ اگست ۵۱ء
۲۳۱۵۳	عبدالرزاق صاحب	۱۴ اگست ۵۱ء
۲۳۱۸۵	عبدالغنی صاحب	۱۲ اگست ۵۱ء
۱۸۵۰۶	کاز ریڈیو	۱۴ اگست ۵۱ء
۲۰۳۳۶	مولوی خدا بخش صاحب	〃 〃 〃
۲۱۷۶۴	ایم۔ اے خاں صاحب	〃 〃 〃
۲۱۰۵۴	عبدالحکیم صاحب	۱۶ اگست ۵۱ء
۲۳۳۶۶	عالم خان صاحب	〃 〃 〃
۲۳۳۶۸	شیخ غلام رسول صاحب	۱۷ اگست ۵۱ء
۲۳۶۳۱	عبید اللہ صاحب	〃 〃 〃
۲۳۸۲۸	ماسٹر امیر محمد صاحب	۱۶ اگست ۵۱ء
۲۰۵۴۰	مرزا عبدالرؤف صاحب	〃 〃 〃
۲۱۹۴۵	مشتاق احمد صاحب	〃 〃 〃
۲۳۱۸۰	مرزا مقصود احمد صاحب	〃 〃 〃
۱۸۱۶۸	محمد مسعود صاحب	۲۸ اگست ۵۱ء
۱۸۹۴۴	ملک دوست صاحب	۱۸ اگست ۵۱ء
۲۰۴۲۷	سردار بشیر احمد صاحب	〃 〃 〃
۲۰۸۹۱	شیخ عبدالرحمٰن صاحب	〃 〃 〃
۲۱۸۱۰	سید طفیل محمد شاہ صاحب	〃 〃 〃
۲۳۴۷۵	ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب	〃 〃 〃
۲۳۸۳۲	نذیر احمد صاحب	〃 〃 〃
۲۳۲۳۱	ڈاکٹر عمر دین صاحب	۱۹ اگست ۵۱ء
۲۲۰۳۱	شیخ غلام جیلانی صاحب	۲۰ اگست ۵۱ء
۲۳۶۶۸	چوہدری امین اللہ صاحب	۱۲ اگست ۵۱ء
۲۳۷۱۴	احمد صاحب	۱۰ اگست ۵۱ء
۲۳۶۱۸	ڈاکٹر الف۔ ایم شاہ صاحب	۲۰ اگست ۵۱ء
۲۱۸۸۹	چوہدری عطاء اللہ صاحب	۱۲ اگست ۵۱ء
۲۱۷۰۵	بھائی قادیانی صاحب	۲۳ اگست ۵۱ء
۲۳۶۷۰	حبیب اللہ صاحب	۱۲ اگست ۵۱ء
۲۳۳۷۰	مرزا وسیم احمد صاحب	۱۳ اگست ۵۱ء
۲۳۴۰۶	قریشی نذیر احمد صاحب	۲۲ اگست ۵۱ء

"اعلان منجانب دار القضاء"

سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبداللطیف خان صاحب پسر عبدالمجید خان صاحب نے لمبے عرصہ سے خاوند کی ادائیگی حقوق سے بے توجہی کی شکایت کی ہے۔ عبداللطیف خان صاحب معدوم پتہ ہیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا انہیں مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بتاریخ ۲۳ ظہور ۱۳۳۰ ہش مطابق ۲۳/۸/۵۱ دار القضاء ربوہ میں جوابدہی کے لئے حاضر ہوں۔ اگر وہ مقررہ تاریخ پر حاضر نہ ہوئے۔ تو بلا مزید انتظار فیصلہ کر دیا جائے گا۔

نوٹ:۔ اپنے موجودہ مکمل ایڈریس سے بھی اطلاع دیں۔ (ناظم احمدیہ دار القضاء ضلع جھنگ پاکستان)

ہنگامی حالات سے عہدہ برآ ہونے کے لئے حکومت پنجاب کی اہم تجاویز

لاہور ۱۸ جولائی ۔ معلوم ہوا ہے کہ آج کابینہ پنجاب کے اجلاس میں ہنگامی حالات پیدا ہو جانے کی صورت میں صوبہ کی ضروری سروسز سے پورا استفادہ کرنے سے متعلقہ تمام امور پر غور وخوض کیا گیا۔ اس سلسلہ میں پنجاب کے تمام بڑے بڑے شہروں میں عوام کو بلیک آؤٹ کا عادی کرنے ۔ اے آر پی اور قومی رضاکاروں کی تنظیم کو اور مضبوط بنانے، نوجوانوں کو فرسٹ ایڈ اور طالبات کو نرسنگ کی تربیت دینے صوبہ میں سلسلہ مواصلات کو جاری رکھنے اناج اور دوسری اشیاءِ صرف کا ذخیرہ کرنے اور عوام کے حوصلے بدستور بلند رکھنے اور شر انگیز عناصر کو غلط افواہیں پھیلانے سے باز رکھنے کے لئے کئی تجاویز زیرِ بحث آئیں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں کابینہ نے کئی ایک اہم فیصلے بھی کئے ۔ چنانچہ آج وزرائے پنجاب نے خاتمہ اجلاس کے بعد اہل پنجاب کو یقین دلایا ہے کہ صوبائی وزارت کو ہر ناگہانی صورت حال سے نپٹنے کے لئے پوری طرح تیار پایا جائیگا۔ لاہور کا بچہ بچہ اسی شہر میں رہے گا ۔ اور کوئی شخص بھی کسی قربانی سے گریز نہیں کرے گا ۔ (آفاق)

نہرو کا لیاقت کو جواب

نئی دہلی ۱۷ جولائی ۔ مسٹر لیاقت علی خاں نے پاکستانی سرحدوں پر ہندوستانی فوجوں کے اجتماع کے بارے میں پنڈت نہرو کو جو تار بھیجا تھا۔ آج رات موخر الذکر نے وزیر اعظم پاکستان کو اس کا جواب بھیجدیا ہے ۔ بنگلور سے پنڈت نہرو کی واپسی کے فوراً بعد آج ہندوستانی کابینہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مسٹر لیاقت علی خاں کے تار پر غور وخوض کیا گیا ۔ ابھی یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ پنڈت نہرو نے اپنے جوابی تار میں کیا اطلاع دی ہے ۔

کوریا میں عارضی صلح کی بات چیت

ٹوکیو ۱۸ جولائی ۔ آج کائی سانگ میں کمیونسٹ، اور اتحادی نمائندوں میں عارضی صلح کی بات چیت صرف ایک گھنٹہ جاری رہی ۔ جس میں کئی دوسرے امور پر بھی سمجھوتہ ہو گیا ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ عارضی صلح کے سمجھوتہ کا مسودہ تیار کرنے کے لئے اتحادی نمائندوں کی نئی جماعت کو ٹوکیو سے کائی سانگ بھیجا جا رہا ہے ۔

پاکستانی مصنوعات استعمال کیجئے

ملتان ۱۸ جولائی ۔ پنجاب کے وزیر صنعت سید علی حسین شاہ گردیزی نے اپیل کی ہے کہ عوام صرف پاکستانی مصنوعات کے استعمال کو اپنی زندگی کا نصب العین بنالیں۔

ملتان کے صنعتی اسکول میں کل شام ایک سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے گردیزی صاحب نے بتایا کہ حکومت بہت جلد بڑی بڑی صنعتیں قائم کرنے والی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ چھوٹی صنعتوں کی بہتری اور ترقی کا بھی خیال رکھے گی ۴۴

۴۴ عوام سے پاکستانی مصنوعات کے استعمال کا مطالبہ کرتے ہوئے وزیر صنعت نے کہا کہ ہمارے ملک میں تیار ہونے والی اشیاء بیرونی مصنوعات کے مقابلے میں کسی اعتبار سے بھی پیچھے نہیں ہیں ۔

پانچ دنوں میں چار ہزار مہاجرین پاکستان پہنچے

کراچی ۱۸ جولائی معلوم ہوا ہے ۔ کہ عید کے بعد سے کھوکھراپار کی سرحد سے مغربی پاکستان میں داخل ہونے والے مسلمان مہاجرین کی تعداد میں کافی اضافہ ہو گیا ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گذشتہ پانچ دنوں میں اس راستے سے تقریباً چار ہزار مسلمان آئے ہیں ۔ ان میں ۹۵۰ مرد عورت اور بچے شامل ہیں ۔ جو کل ہی ہندوستان سے آئے ہیں ۔

ان نو وارد مہاجرین کی حالت عام طور سے بہت خستہ ہے ۔ ان کا بیان ہے کہ عید کے موقع پر ہندوستان میں جو فرقہ وارانہ فسادات شروع ہوئے ہیں ۔ اس کے باعث ہجرت کا یہ سلسلہ اور تیز ہو گیا ہے ۔ اعداد وشمار کی جو تفصیل معلوم ہو سکی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۲ جولائی کو تین سو مہاجرین پاکستان پہنچے ۔ ۱۳ جولائی کو آنے والوں کی تعداد تین سو تھی چودہ جولائی کو ۲۰۰ سو ۔ پندرہ کو پانچ سو ۔ ۱۶ جولائی کو نو سو پچاس مہاجر مغربی پاکستان میں داخل ہوئے حکومت پاکستان نے ۱۱ جولائی کو ایک سپیشل ٹرین کے ذریعہ گیارہ سو مہاجرین کو سرحد سے اندرونی علاقوں میں منتقل کیا ۔ ۱۵ جولائی کو ایک اور اسپیشل ٹرین ۲۳ سو مہاجرین کو سرحد سے لے آئی کل ایک اور ٹرین مزید پندرہ سو مہاجروں کو کھوکھراپار سے لے آئے گی ۔

ٹانگانیکا کے پہلے افریقی مجسٹریٹ

دار السلام ۔ ۱۸ جولائی ۔ ٹانگانیکا میں انتظامیہ کے تین افریقی اسسٹنٹ میں سے دو کو تھرڈ کلاس مجسٹریٹ مقرر کیا گیا ہے ـــــ انہیں پرسنل کے مقدمہ کی سماعت کا اختیار ہے ۔ اور وہ تین مہینہ قید اور ۲۵ پاونڈ جرمانہ تک کی سزا دے سکتے ہیں ـــــ اس ملک میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ کسی غیر برطانوی کو اس عہدہ پر مامور کیا گیا ہے ۔ (اسٹار)

ہندوستانی فوجوں کے اجتماع پر سندھ میں غم وغصہ کی لہر

حیدرآباد (سندھ) ۱۸ جولائی ۔ پاکستان کی سرحدوں پر ہندوستانی فوجوں کے جمع ہونے کی خبر نے سارے سندھ میں غصہ کی لہر دوڑادی ہے ۔ متعدد مقامات پر جلسے ہوئے جن میں حکومت ہند کی پالیسی کی مذمت کی گئی اور آخری دم تک پاکستان کی حفاظت اور مدافعت کے عزم صمیم کا اعادہ کیا گیا ۔

یہاں ایک جرگہ بھی منعقد کیا گیا جس میں حیدرآباد میں رہنے والے پٹھانوں نے اعلان کیا کہ پاکستان کی عزت اور حفاظت پر ان میں سے ہر شخص اپنا سب کچھ قربان کر دینے کے لئے تیار ہے ۔ پٹھانوں نے ہندوستان اور افغانستان کی حکومت کو اپنی پاکستان مخالف روش چھوڑ دینے کا بھی مشورہ دیا ۔

سندھ کے ایم ۔ ایل ۔ اے مسٹر حسن احمد شاہ نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ ہندوستانی لیڈر صرف طاقت ہی کی زبان سمجھتے ہیں اور ان سے معقول اور منصفانہ طرزِ عمل کی توقع فضول ہے ۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کے متعلق سخت رویہ اختیار کرنا چاہیئے ۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان ہندوستان کو اقتصادی ۔ سیاسی اور سفارتی محاذ پر شکست دے چکا ہے ۔ پاکستان ہر اختلاف کو پر امن طور پر حل کرنے کا خواہاں ہے ۔ لیکن اگر ہندوستان جنگ پر ہی تلا ہوا ہے تو وہ ہمیں ہر صورت حال کے مقابلہ کیلئے تیار پائے گا ۔ (اسٹار)

یہودیوں کا ایران سے اخراج کا امکان

دمشق ۱۸ جولائی ۔ یہاں بتایا گیا ہے کہ ایرانی حکام تمام یہودیوں کو فلسطین روانہ کرنے کے مسئلہ پر غور کر رہے ہیں ۔ اس رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایرانی حکومت اس سلسلہ میں اعراق کی تقلید کرنا چاہتی ہے

معلوم ہوا ہے کہ انتقال براہ ترکیہ عمل میں آئیگا ۔ فضا ۔ سڑک اور ریل کے ذریعہ یہودی ترکیہ پہنچائے جائیں گے ۔ جہاں سے وہ جہاز سے اسرائیل جائیں گے ۔ (اسٹار)

دنیا میں غذا کی کمی

لنڈن ۱۸ جولائی کیمبرج یونیورسٹی کے ڈاکٹر کولن برٹرام نے برطانیہ کی سوشل بایوجی کونسل کو بتایا کہ اگر آبادی میں اضافہ کی موجودہ رفتار برقرار رہی تو دنیا کو غیر مروجہ غذائیں تلاش کرنی پڑیں گی ۔ (اسٹار)

یہودیوں کی خفیہ تحریک کو کچل دینا چاہئیے

بغداد ۱۸ جولائی ۔ عراقی ایوان نمائندگان کے صدر ڈاکٹر فاضل الجمالی نے یہاں اخبار کے نمائندوں کو بتایا کہ عرب ممالک کو اپنے علاقوں کی خفیہ صیہونی تحریکوں کو کچل دینا چاہیئے ۔

انہوں نے بتایا کہ بغداد میں صیہونی دہشت پسندوں کی سرگرمیوں کے انکشاف سے ان کو کوئی حیرت نہیں ہوئی ۔ پناہ گزینوں کے مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عرب ممالک اور عرب پناہ گزینوں کے نمائندوں کے درمیان ایک کانفرنس ہونی چاہیئے جس میں ایک مشترک منصوبہ پر غور کیا جائیگا جس کے تحت یہ پناہ گزین باعزت شہریوں کی طرح دوبارہ آپ اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکیں ۔ (اسٹار)

شام میں عام انتخابات کی تیاریاں

دمشق ۱۸ جولائی ۔ سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ اس کا قوی امکان پیدا ہو گیا ہے کہ شامی حکومت ان مشکلات کی وجہ جن سے وہ ایوان نمائندگان میں دوچار ہے ٹوٹ جائے گی ۔ اس کی وجہ وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ ایوان میں اتنی جماعتوں ۔ بلاکوں اور مختلف افراد کی نمائندگی ہو گئی ہے ۔ کہ غالباً بالآخر اس ایوان کو توڑنا ہی پڑے گا اور نئے سرے سے عام انتخابات کرائے جائیں گے میونسپلیوں کو ہدایت جاری کر دی گئی ہے کہ وہ انتخابات کی تیاری کریں اور ان کے اخراجات کا تخمینہ مرتب کریں اضلاع کو فہرست رائے دہندگان کی ترتیب کی بھی ہدایت کی گئی ہے ۔ (اسٹار)

ضروری اعلان

جماعتہائے احمدیہ ضلع لاہور کے امراء اور سیکرٹری صاحبان مال کو اطلاع دی جاتی ہے ۔ کہ ۲۲ جولائی بروز اتوار صبح ۹ بجے ۱۳ ٹمپل روڈ پر ایک مشاورتی کانفرنس منعقد ہوگی ۔ جس میں شرکت لازمی ہے ۔

(پرسنل اسسٹنٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور)